Regd. No. B 102

جلد ۷ | بمبئی دو شنبہ ۵ محرم الحرام ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۴ اپریل سنہ ۱۹۰۲ع | نمبر ۱۳

مقدمۃ الجیش

لارڈ میتھون کا صدقہ

ہماری بہادر فوج نے بوئروں کے ایک بہت بڑے سردار کرزنگر نامی کو جو سرحد پالس کیا تھا یہ شخص بہت چالاک اور بہادر تھا بڑی مشکل سے قابو میں آیا تھا۔ اسکے لیے موت کی سزا تجویز کردی گئی تھی لیکن بعض انگریزی اخبار اس کے خلاف تھے سو جبسے اسی وہ الجھن میں پڑا ہوا تھا جنرل ڈیلری نے جو لارڈ میتھون کو صحیح سلامت نکال دیا کیا تو ٹرانسوال کی تمام رعایا نے بوئر سردار کی بہت بڑی انتظام اور بہت ثابت کرنیکی کوشش کی اسمیں کامیابی ہوئی گورنمنٹ نے لارڈ کچنر کے حکم کو منسوخ کردیا چنانچہ وہ مسٹر کرزنگر کا جان بحال کر دیا گیا یہ خیال کیا جاتا ہے کہ لارڈ میتھون کی سلامتی جان کا صدقہ ہے

ہوتے ہوتے رہ گئی

ٹرانسوال جنگ کی صلح بھی شل جنگ کے ہر دیا ایکی نسبت سیکڑوں دفعہ خبر آئی کہ انگریزی فوجین بس اب میدان مار لیا۔ لیکن وہ کسیطرح مرتا ہی نہیں اسیطرح صلح کی بھی بیسیوں دفعہ اہل ولایت کو یہ خوشخبری سنائی جا چکی ہے کہ بس اب صلح ہوئی اب ہوئی۔ لیکن ہنوز روز اول ہے۔ گذشتہ ہفتہ میں تو یہاں تک لارڈ کچنر بہادر نے خوشخبری سنادی تھی۔ یا یوں کہو یہ خبر تصنیف فرمائی تھی کہ بوئر قوم کے چند بڑے بڑے سردار خود التجا کرکے صلح کی طرف مائل ہوگئے ہیں۔ اور وہ مسٹر اسٹین کو بھی راضی کرنیکی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ بھی خبر آئی تھی کہ مسٹر اسٹین بھی مان چلا ہے۔ انگریزی سلطنت کی شان و شوکت پر ایمان لانے کو تیار ہے مگر یہ صفا بازی کیا ہوا کہ لارڈ کچنر یہ خبریں بھی دیکر چپ ہوگئے۔ اب تو کچھ انکا ذکر ہی نہیں کرتے۔

سر کے بدلے پیٹھ پر جوتا

بنگالہ کے اخبارات میں آجکل ایک عجیب مقدمہ کا چرچا ہو رہا ہے اسکی بنا یہ ہے کہ ریلوے اسٹیشن کے ڈسٹرکٹ ٹرافک سپرنٹنڈنٹ مسٹر بیلی نے اپنے ایک معزز کلارک کی صرف اس گستاخی پر جبکہ وہ گھر کے اندر جوتے پہنے ہوئے انکے سامنے چلا آیا تھا۔ کلارک نے استغاثہ دیکر نالش کی کہ صاحب نے خود اپنے ہاتھوں سے میرے دونوں ہاتھ پکڑ لئے اور اپنے چپراسی سے صاحب نے جوتے لگوائے۔ عدالت کا تقاضا تو یہی تھا کہ ملزم کے نام سمن تو دیدیا لیکن انکی حاضری کیلئے جانے میں سے جہیز دھوکا لیا گیا مسٹر بیلی نے یہ عذر پیش کیا کہ میں نے جوتے نہیں لگوائے صرف اسکی پیٹھ پر جوتا رکھوا دیا تھا جو اسکی گستاخی کے لئے لازمی سزا تھی مجسٹریٹ صاحب نے بھی اسکو تسلیم کیا اور مقدمہ خارج کر دیا۔ افسوس ہے کہ مجسٹریٹ نے اتنا بھی نہ سوچا کہ جوتا خواہ کسیطرح لگایا جائے کلارک کو بھی کم ...

تم نابکار جھوٹے ہو

انگریزی تہذیب کو دیکھئے اور اس فقرے کو دیکھئے اور مسٹر چیمبرلین کی شان کو دیکھئے۔ سلسلے واہ کیا کہنے ہیں۔ اسیکا نام شائستگی ہے کہ وزیر سلطنت کو سر دربار یہ کہدیا جائے کہ تم نابکار جھوٹے ہو۔ لا یہ بالا مذکور فقرہ ایک آئرش ممبر کا ہے۔

ہو تو انگریزی قوم کا جانی دشمن ہے اور اسیوجہ سے اوسکی نسبت یہ بھی مان لینا فرض ہے کہ وہ فرقہ انتہا درجہ کا متعصب ہے۔ لیکن ساتھ ہی اسکے یہ بھی تو خیال آتا ہے کہ تالی دونوں ہی ہاتھوں سے بجتی ہے۔ یہ بات دوسری ہے کہ کوئی ہاتھ ہلکا پڑے کوئی بھاری۔ مسٹر چیمبرلین کی طرف سے ابتدا ہوئی۔ انہوں نے ایک ایسے معاملہ میں آئرش ممبر پر طعنہ زنی کی۔ اور اس بلے سے طنز کا تیر مارا کہ آئرش ممبر کا دل ٹکڑے ٹکڑے اور جگر پاش پاش ہو گیا اوسنے اُن بوڑھوں کی شان میں جو اپنی قوم سے نفرت کر رہے ہیں۔ یہ فقرہ استعمال کیا تھا کہ وہ قومی نمک حرام ہیں۔ مسٹر چیمبرلین نے کہا کہ اسکا تجربہ آپکو خوب ہوگا کیونکہ آپ خود قومی نمک حرام ہیں۔ یا آپکی قوم آپ سے نمک حرامی کر چکی ہے) یہ سنکر آئرش ممبر سے نہ رہا گیا۔ کیونکہ یہ قوم بلا کی آزاد ہے۔ اور انگریزوں کا ذرا بھی دباؤ نہیں مانتی۔ گو کہ آئرش حکومت انگریزی حکومت کے تابع ہے لیکن رعایا اپنے آپکو بالکل آزاد سمجھتی ہے۔ ممبر مذکور نے بڑی فصاحت اور بڑی وضاحت کے ساتھ یہ کہدیا کہ تم نابکار جھوٹے ہو مسٹر چیمبرلین وزیر سلطنت ہیں اور وزیر بھی کیسے صاحب اختیار۔ اور جنکے وزارت میں گورنمنٹ انگلستان نے برادران اسپر بحث کرا دیا اونکو غصہ تو بہت آیا مگر کرتے کیا

اللہ ری دماغ

کالا لوگ کی نسبت گورا لوگ یہ خیال کرتا ہے کہ نہیں جو ذرا بھی خوشحال ہوتا ہے وہ بڑا دماغ والا ہو جاتا ہے۔ اور اوسکی لیڈی کے دماغ کا تو کچھ ٹھکانا ہی نہیں رہتا۔ نازک مزاجی اسقدر حد سے گذر جاتی ہے کہ دہی کھاتے ہونٹ چھلتے ہیں۔ لیکن اصل میں دیکھا جائے کہ انگریزی لیڈیوں کا دماغ دیسی لیڈیوں کے دماغ سے بالشتوں اونچا رہتا ہے ذرا سی حرکت بھی اونکے خلاف مرضی ہو جائے پھر دیکھو تماشا لینے کے دینے پڑ جائیں۔ اگر کسی کالی چمڑی والے سے گستاخی ہو جائے تو اوسکا کہیں ٹھکانا ہی نہ لگے۔ زندہ در گور ہو جائے تو کم جہنم رسید ہو جائے تو کم۔ غرض اوسکا تو کچھ پوچھنا ہی نہیں۔ کہنا سننا تو ان لوگوں کا ہے کہ جو اونکی نگر کے ہیں یعنی اُسی نسل کے ہیں کہ جس سے لیڈی صاحبہ مشتق ہوئی ہیں۔ وہ بھی اونکے مقابلہ میں ہیچ سمجھے جاتے ہیں۔ چنانچہ حال کا واقعہ ہے کہ ایک لیڈی صاحبہ نے ریلوے کمپنی پر صرف اس بنیاد پر دیوانی میں دعویٰ کر دیا کہ پہاڑی سرنگ میں سے ریل بغیر اسکی اطلاع کے نکال لی گئی۔ دو منٹ تک لیڈی کو اندھیرے میں سفر کرنا پڑا۔ جس سے اوسکے دماغ کو سخت صدمہ پہنچا۔ لیڈی نے ۰۰ پونڈ کا دعویٰ کیا تھا۔ عدالت نے کمپنی کی ناک پکڑ کے دلوا دئے۔ کمپنی نے عذر کیا کہ اسوقت دن تھا۔ دن کو لالٹین کی کیا ضرورت تھی۔ عدالت نے کہا اُس پہاڑی کھوہ میں آفتاب روشنی نہیں پہنچا سکتا تھا لہذا تمپر فرض تھا کہ اجالے کا کوئی انتظام اسمیں جانے سے قبل کر دیتے یا کم از کم اتنا ہی کرتے کہ لیڈی صاحبہ کو ہوشیار کر دیتے کہ ذرا دل و دماغ کو سنبھال لینا گاڑی اندھیرے میں گھستی ہے

ترکوں سے چھیڑ

دول یورپ میں سے بعض سلطنتیں ہر ایسا داؤں میں لگی ہوئی ہیں کہ سلطنت ترکی کسی مخمصہ میں پھنس جائے۔ موقع بجائے یہ ہم بھی خفیہ شریک ہو کر اپنے دلکا بخار نکال لیں۔ اور اگر ایسا موقع نہ ملا۔ تو اوس سے اتنا فائدہ تو ضرور ہوگا کہ ترکی سلطنت کی فوجی قوت کچھ نہ کچھ ضرور کم ہو جائیگی اسی خیال سے مفسد اور حاسد سلطنتوں نے مقدونیہ کو اونگلا دیا ہے۔ یہ ترکی سرحد کے قریب ہے وہاں سے ڈاکو اور مفسد ترکی سرحد میں آ جاتے ہیں اور غریب مسلمانوں پر ظلم و ستم کر کے بھاگ جاتے ہیں اونکی حرکتوں سے صاف یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا منشا صرف یہی ہے۔ کہ ترکی سلطنت کو غصہ آ جائے اور گورنمنٹ اس خیال سے فوج روانہ کرے۔ پھر اسی کے ضمن میں اہالی موالی کھڑے ہو جائیں۔ اور جن جن کے دلوں میں بخار بھرا ہوا ہے وہ مقدونیہ کی معاونت بنکر اپنی حسرت نکال لیں۔

ترکی سلطنت نے بھی اب یہ سمجھ لیا ہے کہ یہ میں حاسد چین سے نہیں بیٹھنے دینگے۔ یونان کی گستاخیوں کے وقت جیسے ترکی فوج کو ہاتھ پاؤں ہلانے پڑے تھے اب بھی اوسکو ویسا ہی مارنا پڑیگا۔ کیونکہ اب سیدھی اونگلیوں سے گھی نکلتا نہیں معلوم ہوتا۔ باب عالی نے اسی خیال سے تمام دول یورپ کو اطلاع دیدی ہے کہ اگر کسیکو مقدونیہ کی حمایت کا خیال ہو تو بہتر یہ ہے کہ وہ ابھی اوسکو سمجھا دے۔ ہمکو اچھی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ یہ خاص اسیکی شرارت ہے۔ مفسد و نیز مقدونیہ کی مفسد کمیٹی ہتھیار دیتی ہے اور وہ تمام ہتھیار سلطنت دیتی ہے۔ کسی سلطنت نے ابھی اس نوٹس کا جواب نہیں دیا۔ دیکھئے انجام کیا رہتا ہے۔

ون۔ ٹو۔ تھری۔ فور

قیدی ... بھی بالکل بدمعاش معلوم ہوتے ہیں۔ وہ ہماری شائستہ گورنمنٹ کی زیر نگرانی ہیں اور ہندوستانی ہوا کھا رہے ہیں۔ پھر بھی نہ انکی جہالت دور ہوئی۔ اور نہ مردانگی میں کچھ ترقی آیا۔ ذرا سی بات میں بگڑ جاتے ہیں۔ گو کہ ہر طرح لاچار ہیں معذور ہیں بے دست و پا ہیں۔ مگر جس وقت وحشت سوار ہوتا ہے تو بندروں کی طرح اچھلنے لگتے ہیں اور انگریزی عہدہ داروں سے سخت جنگ کر ڈالتے ہیں چنانچہ ترچناپلی کے قیدیوں کی نسبت خبر آئی ہے کہ ایک بوئر نے کسی گورے افسر کی شان میں گستاخی کر ڈالی وہ گورا اسکو پکڑنے کے لئے جھپٹا۔ بوئر وہاں سے بھاگ کر اپنی برادری میں آ چھپا۔ اس حلقہ میں ... عہدہ دار بوئر تھے افسر مذکور نے اس گستاخ کو مانگا۔ بوئروں نے کہدیا کہ جاؤ ہوا کھاؤ یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔ تمہارا مجرم یہاں نہیں ہے۔ اس جھک جھک میں ہی رہی تھی کہ کرنیل بھی ادھر سے نکلا انہی بھی بوئروں کو سمجھایا کہ مجرم کو دیدیں مگر انہوں نے ایک نہ سنی بلکہ ہتک آمیز کلمے کرنیل کی شان میں استعمال کرنے لگے۔ کرنیل نے جب انکا رخ بدلا ہوا دیکھا تو جھٹ فوج بلائی۔ فوج نے فوراً اس کیمپ کا احاطہ کر لیا تب تو بوئر گھبرائے۔ ناچار اس مجرم کو دینا پڑا۔ لیکن انہیں سے تقریباً ۲۰۰ آدمی مجرم کے پیچھے پیچھے خود اسیر کرتے ہوئے چلے اور جب کیمپ سے باہر پہنچے تو جوش میں آگئے لگے فن۔ ٹو۔ تھری۔ فور کا حساب کرنے یعنی اپنے قاعدے کے موافق قواعد کر ڈالی گویا حملہ کرنیکا ارادہ کر دیا لیکن خالی ہاتھوں سے کیا کر سکتے تھے بیچارے۔ ادھر انہوں نے چار انگریزی سپاہیوں کو پکڑ لیا اور لگا اسکی دھن دھن کرنے اور پہرے والوں نے پتھر برسانے مزید فوج آجانے سے وہ سب فرار ہو کر اپنے ... [illegible]

ہندی مسلمانوں کی عالی ہمتی

چندۂ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
منشی امیر خان صاحب	موضع کھیتیان	[illegible]	منشی امیر خان صاحب
شیخ منگلی صاحب	(پوروہ ڈاکخانہ)	[illegible]	//
مسماۃ غفوران صاحبہ	//	[illegible]	//
پنجابی صاحب	//	[illegible]	//
شیخ منتے صاحب	//	۸/	//
شیخ نظیر صاحب	//	۸/	//
میر خان صاحب	//	۸/	//
کریم بخش صاحب	//	[illegible]	//
شیخ وزیر صاحب	//	[illegible]	//
شیخ گلن صاحب	//	۸/	//
کریم بخش ولد بھلن صاحب	//	۸/	//
اللہ بخش صاحب	//	۸/	//
محمد اسمٰعیل صاحب	//	۸/	//
طاہر خان صاحب	//	۱۲/	//
عنایت خان صاحب	//	[illegible]	//
کریم بخش صاحب سوم	//	[illegible]	//
مسماۃ نصیبن صاحبہ	//	[illegible]	//
شیخ جمعہ صاحب	//	۱/	//
مولوی سید عبد الوہاب صاحب خلف قاضی مشتاق علی صاحب مینجر	گوہادلی	[illegible]	
قاضی مشتاق علی صاحب زمیندار	//	[illegible]	مولوی سید عبد الوہاب صاحب
اہلیہ قاضی مشتاق علی صاحب زمیندار	//	[illegible]	//

ہندی مسلمانوں کی عالی حوصلگی

نام	مقام	رقم	معرفت
سید عبد القیوم صاحب خلف قاضی مشتاق علی صاحب	گوہادلی	[illegible]	مولوی سید عبد الوہاب صاحب
دختر جناب قاضی مشتاق علی صاحب	//	[illegible]	//
اہلیہ حکیم عبد الرشید خلف قاضی مشتاق علی صاحب	//	[illegible]	//
سید عبد الجلیل ولد سید سلام اللہ صاحب	//	[illegible]	//
بی بی فیض صاحبہ		[illegible]	//
بیوہ خادم علی صاحب		[illegible]	//
سید عبد الحق خلف قاضی مشتاق علی صاحب		۱/	//
بنت شاہ صاحب سجادہ		۱/	//
سید سلامت علی صاحب وثیقہ دار		[illegible]	//
سجاد علی صاحب تعلقہ نیس	سنبھل (مراد آباد)	[illegible]	
حاجی تاج علی صاحب	کلکتہ	[illegible]	
محمد صدیق خان صاحب کارندہ	[illegible]	[illegible]	
حافظ عبد الکریم صاحب			
محمد محی الدین بن عبد القادر صاحب سوداگر	بنگلور	[illegible]	
محمد ظفریاب خان صاحب	جلال آباد	[illegible]	
	میزان رقم سابقہ	[illegible]	
	میزان کل	[illegible]	

ملا ہدی کابل میں جا کودے

ہم تو سمجھے بیٹھے تھے کہ ملا ہدی اپنی جگہ سے نہیں سرکینگے انہوں نے صاف جواب دے دیا تھا کہ میں ان دنوں کیطرح کابل نہیں جا سکتا۔ ہاں یہ ضرور کرونگا کہ کابل کے بیچ میں ایک عالیشان جشن کیا جائیگا۔ مگر پھر جانے کیا سوجھی کہ آپ اپنے معتقدوں کو لیے ہوئے ۱۹ مارچ کو ناک کی سیدھ باندھ کر کابل میں جا کودے۔ حضرت امیر حبیب اللہ خان نے آپکی بڑی آؤ بھگت کی۔ اپنے شہزادہ کو معہ افسر افواج محمد حسین خان ایک فوج سمیت آپکے استقبال کیلئے دس میل آگے ہی بھیجدیا۔ وہ بڑی تعظیم و تکریم سے ملا صاحب کو ہاتھوں ہاتھ لیکر کابل آپہنچے۔ حضرت امیر والاشان۔ اور آپکے دونوں بھائی شہزادہ نصر اللہ خان و شہزادہ محمد عمر خان نے بڑے تپاک سے ملاقات کی۔ ملا صاحب نے پہلے ہی پہل حضرت امیر صاحب مدظلہ کو ہاتھ ملاتے ہی تخت نشینی کی مبارکباد دی اور ہاتھ اوٹھا کر بڑی دیر تک دعا مانگتے رہے۔ غفار مجلس آمین آمین کہتے رہے۔ اب انجناب بھی چپکے سے ایکدم میں دھکیل کر خون لگا کر شہیدوں میں داخل ہو جاتے ہیں۔

غرض کچھ دیر بعد جناب امیر حبیب اللہ خان صاحب بہادر نے اپنے مرتبہ جدید آئین و قوانین (جو ایک کتاب کی صورت میں لکھے ہیں) پیش کئے جو آپنے بہت پسند فرمائے مگر ساتھ ہی کچھ اگر مگر کی ایسی میں میخ نکالی کہ امیر صاحب کو کتاب مذکور بغرض ترمیم و اصلاح انہیں ہی حوالہ کرنی پڑی۔ ملا صاحب نے بھی اسکی ترمیم کے لئے کمر باندھی ہے خدا خیر کرے۔ دیکھئے اب یہ کونسے نئی تراش خراش کے قانون نکالتے ہیں۔ امید تو یہی ہے کہ جو کچھ کرینگے شرع کے مطابق ہی کرینگے۔

صلح میں کھنڈت

بھئی ہمنے ہزار زور دیا۔ لاکھ خیال کیا۔ مگر ہمیں تو نہیں معلوم ہوتا کہ فوج کس مٹی کے خمیر میں ہے۔ جب بیٹھے ایک نہ ایک خرمزدگی کرتے ہی رہتے ہیں۔ آج دو ہفتہ سے انجناب صلح کی خبریں دھڑا دھڑ سے شایع فرما رہے ہیں اور انجناب کے جاسوس جو خبریں لاتے تھے بس یہی کہ آج نہیں تو کل کل نہیں تو پرسوں۔ بس اب صلح ہوا ہی چاہتی ہے۔ اور اسکی خوشی میں انجناب نے اپنی رعایا برایا کے چہرے بھی بشاش کردئے تھے۔ مگر آج انجناب نہایت افسوس کیساتھ آنسو بہا بہا اپنے بہی خواہوں کو صلح میں کھنڈت پڑجانے کی خبر سنانے پر مجبور ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آج بے اختیار ہماری آنکھوں میں آنسو کیوں بھر آتے ہیں۔ ہائے ظالموں نے سب کیا دھرا کام بگاڑ دیا۔ ان ملعونوں نے ہماری امید پر پانی پھیر دیا۔ خدا ان سے سمجھے ہمیں اس وقت حضرت امام حسینؓ کی حالت یاد آرہی ہے۔ افسوس آپکو شامیوں نے کیسا دھوکا دیا تھا آپ کبھی لڑنا نہیں چاہتے تھے۔ مگر زبردستی ظالموں نے آپکا خون بہایا۔ آپنے ہر چند صلح کرنی چاہی مگر ان ظالموں کو ماننا تھا نہ مانا۔ انجناب اس واقعہ کے مطابق اس واقعہ کو سمجھکر آٹھ آٹھ آنسو روتے ہیں خیر ہمارے آنسو اگر تھم سکتے ہیں تو محض اسی سے کہ مسٹر کروگر کے صاحبزادے نے انگلستان سے وفادارانہ برتاؤ کرنے کا حلف اوٹھایا اور یہ بھی کہا جہانتک ممکن ہوگا میں بہت ہی جلد جانبین میں صلح ہو جانے کی کوشش کرونگا۔ دیکھئے اب صلح کب ہوتی ہے۔ خدا کرے کہ جلد ہو اور بہت جلد ہو۔

آپ مدظلہ تشریف برخاست

خیر جی خدا خدا کر کے حضرت سنہ ۱۳۱۹ھ تو رفع ہوگئے سال بھر تک جو اودھم مچائی۔ ایکنے مانہ جانتا ہو کہیں تو حضرت طاعون کو بھڑا دیا۔ سیفہ خان سے مٹھبھیڑ کرادی۔ کہیں قحط کے مارے بیچاروں کا پیٹہی نکالدیا۔ اور سب سے زیادہ ظلم تو یہ ہوا کہ ہماری سرکار کی صلح میں کھنڈت ڈالکر چلتا ہوا۔ مگر ظالم چلتے چلتے بھی اپنی شیطنت سے نہ چوکا۔ مسلمانوں کو ایک چرکا دیہی گیا۔ بیچارے دس دن ماتم میں گذارینگے۔ مگر خیر صاحب کھائی سو کھائی اب کہاں تو دم دہائی۔ ابی توبہ۔ وہ اب منہ دکھلانیکے قابل بھی ہے۔ خدا کی قسم ایسے اگر آیا تو وہ طمانچہ مارونگا کہ گالوں سے خون ٹپک پڑے۔ بہت اچھا ہوا کہ آپ دفع ہی ہوگئے۔ دن فنانا نادن۔ دن فنانانادن۔ ہیں یہ توپوں کی سلامی کیسی؟ اخاہ یہ حضرت سنہ ۱۳۲۰ھ صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ آئیے آئیے حضرت سلامت آئیے۔ چہرہ مہرہ سے تو آپ رحمدل عنایت فرما معلوم ہو رہے ہیں بشرہ کچھ ایسی ہی گواہی دے رہا ہے۔ مگر دیکھئے ذات شریف کیا گل کھلاتے ہیں۔ جیسی سب سے پہلے تو انجناب ہی ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ گڈ مارننگ۔ کہئے مزاج شریف۔ قبلہ ذرا نظر رحمت رکھئیگا۔ سنہ ۱۳۱۹ نے تو غضب اودھم مچائی کہ العیاذ باللہ۔ کل رعایا برایا تنگ آگئی۔ بڑوں کی جان کو دعائیں دے رہے ہیں۔ امید کہ آپ ذرا خیال کرکے چلیں دیکھئے رکھئے گا۔ اور جو کار روائی کیجئے گا سوچ سمجھکر کیجیئے گا (دل میں) ورنہ یاد رہے کہ انجناب سے برا کوئی نہ ہوگا۔

پارلیمنٹی گلچھرے

انگریزی گرتے اور نیچری پڑھتے تو اعلیٰ تعلیم کر رہے ہیں کہ اول نمبر کی انگریزی تعلیم اسلامی قوم کو دیجائے تاکہ اس قوم میں تہذیب و شائستگی کا مادہ سر سے پاؤں تک بھر جائے۔ گویا یہہ تن تہذیب ہو جائے۔ ان غریب نیچریوں کے ارکان سے یہ کوئی پوچھے کہ تمہارے نزدیک تہذیب کس جانور کا نام ہے۔ اگر یہی تہذیب ہے کہ گھر گھر کے ہر نیچر کے نام پر نظر مار دیجائے۔ اور کاغذ سے ... پر چھپکر اوسکو مدعی پر چڑھا دیئے جائیں اور سپیچ کے ذریعہ سے ہر نیچری کے نام کی فاتحہ پڑھ دیجائے۔ اور کسی سنگ کی معرفت جو ٹھنڈی سڑک پر ساتھ ساتھ ڈم ہلا ہلا کے بھاگتا رہتا ہو ہر نیچری کی روح کو تسبیح دیجائے تو ایسی تہذیب شائستگی کو سلام ہے۔ اور اگر تہذیب اسکا نام ہے کہ مزاج میں سنجیدگی بُردباری۔ تحمل پیدا ہو جائے۔ ایک دوسرے پر تحریری یا تقریری حملہ کرنے کو برا سمجھے کسی کی نسبت ہتک آمیز فقروں کا نہ استعمال کرے کسی کام میں اگر کوئی مشورہ دے تو اُسکا شکریہ ادا کرے بلکہ وہ ناقابل عمل ہو تب بھی اوسکو برے فقروں کے ساتھ مایوس نہ کرے غرض علم مجلسی یعنی آداب صحبت کا ہر حالت میں خیال رکھے۔ یہہ خصلتیں بیشک ہنرمانہ ہیں خاص جنکی تعلیم کے لئے اسلام دنیا میں بھیجا گیا ہے۔

چنانچہ اب بھی دنیا میں جو واقعی مسلمان ہیں۔ اون میں یہہ مبارک خصلتیں موجود ہیں۔ اور بیشک انجمن ہند کے نام سے ... بیٹھتے ... جلا ...

انگریزی تعلیم کی ہوا ہی نہیں لگی

اور نہ خدا کسی مسلمان کو ایسی مذہب اخلاق ہوا لگنے دے۔

نیچری گورمنٹ کورٹ پتلون کے شیدائیوں نیچری کا سنے کے خدائیوں کا تو یہ دعویٰ ہے کہ انگریزی تعلیم سے آدمی تہذیب کا پتلا بنتا ہے یعنی کہ اوسکو علم مجلسی کا شیخ بناتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ انگریزی تعلیم سے آدمی جسقدر وحشی اور ناہنجار ہو جاتا ہے شاید دنیا میں کوئی ایسی تعلیم ہو۔ اسکی وجہ سے دماغ میں غروری مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ہر وقت انسان قابلیت کی کمانوں سے کھنچا تنا رہتا ہے۔ بے تہذیبی کے چشمے سے اوسکی مروت اور حیا کے دریچے بند ہو جاتے ہیں۔ خود سری کا مادہ اس قدر پیدا ہو جاتا ہے کہ اگر ذرا بھی کسیکو اپنے خلاف پاتا ہے۔ تو فوراً آستین چڑھا کے اپنا اور اسکا لہو پانی ایک کرنے اور اسکو دنیا کی نگاہوں میں ناقابل ٹھہرانے کو کمربستہ ہو جاتا ہے موقعہ محل اور مصلحت وقت کا ذرا بھی خیال نہیں رہتا۔ اپنی قوم اپنے گرو گھنٹال کی تعریف کے پل باندھ دیتا ہے۔ چنانچہ مجلس ایجوکیشنل کانفرنس بمبئی کے دوسرے اجلاس میں ایک لونڈا اپنے نیچری بزرگوں کے اوصاف بیان کرنے کھڑا ہو گیا۔ اور ہر نیچر کا رونا رونے لگا بھلا مانس یہ نہ سمجھا کہ کہاں بمبئی کے اہل اسلام اور کہاں علیگڈھ کا دشمن اسلام فرقہ۔ اس وقت اسکا ذکر ہی نہ کیا جائے۔ لیکن نیچرل گرگے تو اب موقعہ ڈھونڈھتے ہی رہتے ہیں کوئی سنے یا نہ سنے۔ لعنت بھیجے یا لاحول پڑھے مگر انہیں تو ہر نیچر کے فضائل ...

اسیکا نام تہذیب ہے

تو ہمارا بطرف سولیسے ہر نیچر کے رسالہ تہذیب الاخلاق پر تین حرف۔ اور شریر کی تہذیب المنار پر تین طلاق اور اگر انگریزی تعلیم سے وہی تہذیب مراد ہے کہ جسکو سارا زمانہ تہذیب سمجھتا ہے تو اسکے بھی چشمے کا ادب مقصد۔ دغاباز ہیں۔ تہذیب کا غل مچاتے ہیں اور خود اوسکا ثبوت نہیں دیتے۔ حال میں جو ایک خبر پارلیمنٹ کے ممبروں کی نسبت آئی ہے اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ جو الزام دیسی تعلیم پر لگائے جاتے ہیں اوس سے زیادہ انگریزی تعلیم یافتہ رشک حسد اور خودسری کے مرض میں مبتلا ہیں لبرل پارٹی اور کنسرویٹو پارٹی لندن میں عرصہ دراز سے قائم ہیں۔ انمیں اکثر ایسی نوک جھونک ہوتی رہتی ہے کہ ہندوستان کے باشندے فرقوں میں بھی نہ ہوتی ہوگی۔ چنانچہ جنگ ٹرانسوال کی نسبت لبرل پارٹی نے گورنمنٹ کو سمجھایا تھا کہ بس زیادہ غصہ نہیں چاہیے۔ انجام کار گھر تباہ ہو جائیگا سلطنت اور رعایا کا جسقدر نقصان ہو چکا وہ ظاہر ہے۔ بس اب بہتر یہی ہے کہ صلح کر لیجائے۔ مسٹر بالفور نے اسکا جواب بہت سختی کے ساتھ دیا تھا جو سرہنری بینرمین کو سخت ناگوار گذرا۔ اونہوں نے بھی جواب ترکی بترکی دیا۔ مسٹر چمبرلین سے بھی تو تو میں میں کی ہو گئی۔ غیر ان دونوں تہذیب کے پتلوں میں صلح و امن کا جھنڈا قائم ہو گیا۔ اسکے بعد مسٹر چمبرلین نے انگریزی فوجکی شجاعت و بہادری کی تعریف وصفت کرنی شروع کی۔ اور جس سلوک کے ثبوت میں یہ دلیل پیش کی کہ ۲۰ ہزار بوئر فوجیں شریک ہیں۔ کے ابھی تو سمراٹ پر مستعد ہیں۔ آئرش فرقہ کا ممبر مسٹر ڈلین نے کہا کہ جو بوئر بورڈوں کے مقابلہ کیلئے تیار ہو گئے ہیں وہ انگریزی افسروں کی حسن انتظام ...

معرکہ آرائی

پانچ اور پانچوں گھی میں

پنچوں کے سرپنچ جناب مولانا پنچ بہادر پنچانہ بند گا سعید نہ بنگی کا نذر ارسال خدمت ہے۔

آپ کا یہ پنچ ہزاری نامہ نگار ہنر پنچ کا بہت دنوں سے اسی کشش و پنچ میں تھا کہ کچھ لکھنا چاہئے۔ مگر آپ جانتے گردشات زمانہ سو کیسے فرصت۔ اور پنچ عیب شرعی سے کون خالی۔ پنچ روزہ زندگی۔ اور جیسوں بکھیڑے۔ ابھی بکھیڑوں سے فرصت ملے پنچ ہو رہا ہوں۔ حواس خمسہ درست نہیں۔ جس گھر میں پنج سیر پون کا خرچ۔ وہاں قحط کے مارے پانچ چھٹانک بھی تھا مشکل۔ پھر بتاؤ آستین صرف تو بہانہ کیا پنچ سورہ کی رٹ نہ لگائیں اور پانچوں کلمہ کا ورد نہ کریں تو کیا کریں۔ بنگالے سے لیکر پنجاب تک چھلن مارا۔ مگر یہی رونا ہے سہ شب چہ عقد نماز پر بندم چہ خورد بامداد فرزندم پنج گانہ نماز تو گیا۔ ایک وقت کی نماز بھی ٹھکانے سے نہیں ہوتی اور پنج ارکان حج تو اپنی مفلسی کے حوالے۔ پھر ایسی حالت میں کچھ لکھنا پنجۂ آفتاب پنجہ لانا ہے۔ مگر آپ جانتے تیز طبیعتیں کہیں رکتی والی ہیں۔ آج جو تفکر کے جنگل میں پانچ پھیرے لگائے۔ تو آخر چار پانچ شعر (شعر) بھیجتا ہی لایا۔ ہیں تو شعر۔ مگر اسکو پنج کہیں یا ترکی ہی سہی۔ ... بھی اسکی صحت درستی دیکھ لو۔ پنج ... کالج۔ ہائے جیتے نام لاج۔ پنجتن پاک کی قسم اسکو پنج پنجہ لگا ہیں اور خمسہ

نظامی کی شرح سمجھو۔ یہ تو ظاہر ہے کہ پانچوں اونگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ کوئی شعر اچھا ہوگا۔ اور کوئی بالکل نرا۔ مگر اے جناب تو چار پانچ شعر کہکر پانچویں سواروں میں داخل ہوگئے۔ اگر تمنے اسکی قدر کی۔ تو پانچوں گھی میں لو وہ پنجہ الماس یہ ہیں۔

طاق دربیر پانچ کی ہر تفضیل کیا کہیں
پانچ ہیں ارکان جیسے اور نمازی یار پانچ
پنجتن ہی کا سہارا کام آئیگا ہمیں
ہیں مسلمان کے بچی کو نہیں ہیں سرد پانچ
کیوں نہ روشن ہو تلاوت سو مسلمانوں کا دل
پنج سورہ ہے کہ ہیں قرآن کے سپار پانچ
پانچ کلمہ پر بنا قائم ہوئی اسلام کی
خانۂ دین کے ہماری ہیں یہی دیوار پانچ
پنج روزہ زندگی ہے یا کہ ہے یہ پنج گنج
یا یہ ہے خمسہ نظامی کا کہ ہیں اسرار پانچ
پنج ہم چھ پانچ میں تجھ کیا کہیں کیونکہ کہیں
حنیا یہ بھی ہے غنیمت لکھ گئے اشعار پانچ

مسافر

مسٹر فاید (پانچ) ابوالظرفا مدہ جھنگوی۔

میونسپالٹی اور ہم

مسٹر پنچ بہادر تسلیم پہلے تو اے جناب علیہ الرحمۃ والغفران چشم پوشی اور بردباری کے لحاظ میں سر لپیٹے ہوئے ممبران میونسپالٹی کے رنگ ڈھنگ دیکھ رہے تھے اور یہ خیال فرماتے تھے کہ یہ حضرات کب تک باشندگان شہر کے حقوق کو پیٹ سہلا سہلا کر ہضم کرتے ہیں۔ اور کب تک ان کے دماغ میں سرکاری پالیسی کا مادہ حلول نہیں کرتا۔ اور کب تک۔ ... کا خیال نہیں ہوتا۔ اور کب تک شہر کی سڑکوں اور گلیوں

کی دیکھ بھال نہیں کرتے اور کب تک یہ روشنی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ غرضکہ ابدولت جو ذرا دیر کے لئے دم بخود ہوگئے تو ان حضرات نے اپنی توند مبارک کا دہانہ ہی کھول دیا۔ اور میٹھا میٹھا غپ کڑوا کڑوا تھو کے مصداق جن کے شہر کی حجامت ہی کرنے لگے اور حجامت بھی کچھ ایسی ویسی نہیں۔ یکبارگی چندیا کا صفایا اور صفایا بھی کچھ سیدھے چھرے سے نہیں بلکہ خشکی خشک الٹا استرہ کرکے۔ تب لوگوں نے چیخ پنچ ہاڑ مچانی شروع کی۔ جب لوگوں کے واویلا اور شور و غل بندہ درگاہ کے گوش مبارک میں پہونچی تو خود بدولت نے جھنجھلا کر لحاف پھینکدیا۔ اور خم ٹھونک کر جمیں میدان میں چوگان ہمیں گوئے ہونے لگے مگر وہ تو کہئے جناب خیر گذری۔ سامنے سے ہمارے یار غار مولانا آستاد صاحب تشریف لائے جنہوں نے سمجھا بجھا کر اے جناب کے غصے کو فرو کردیا۔ ورنہ خدا جانے کیا ہو جاتا۔

خیر اس ہفتہ تو ابدولت نے درگذر کیا۔ آئندہ ہفتہ دیدہ خواہد شد۔

مسافر

شیخ جی بزم ہے یہ رندوں کی
گر بگڑئیے گا تو بن جائیے گا

بقلم

وہی بگڑے دل مسٹر قیامت نگار۔ از کھنڈوہ

کلکتہ کے ایک لال پگڑی والے (پولیس) نے منہ لال کرنے کو ایک تنبولی سے پان مانگا۔ انکار پر غریب دکاندار کا منہ لال کر دیا۔ وہ بھی ایک ہی تڑا تھا۔ نالش داغدی میاں سپاہی غصہ سے بہت لال پیلے ہوئے مگر مجسٹریٹ بھی ایکہی لال بجھکڑ تھا اسکی ترکی بہ ترکی لے ... آخر ... لال ... کیا

پٹیالہ برباد ہو گیا

مسٹر پنچ بہادر خان ہوت۔ اے میاں پنچ بہادر۔ ارے بھائی آپ کون ہیں صبح ہی صبح منہ دھویا نہ ہاتھ لگے ہوت ہوت کرنے۔ اے میاں پنچ بہادر خان ہوت۔ او میاں پنچ بہادر ارے بھائی آپ کون ہیں۔ اجی حضرت ہم ہیں۔ ہم کون۔ ہم ہیں ہم۔ پناہ خدا کی ارے میاں کچھ تم بھی ہو گے کہ ہم ہو یا ہم ہم کرکے دماغ کھا جاؤ گے۔ اجی حضرت کہتا تو ہوں کہ ہم ہیں۔ دہت تیری کمبخت پھر وہی بکے جا رہا ہے کچھ مجھے جتاتا بھی ہے کہ کون ہے کہاں سے آیا ہے۔ اجی حضرت مولانا پنچ آپ ناراض نہ ہوجئے جامہ سے کیوں باہر ہوئے جاتے ہو ہم تو آپ کے ڈانٹنے میں ہم ہیں مشہور نزدیک پنچ بہادر کے نامہ نگار مسٹر آفت۔ اخاہ آپ میرزا آفت ہیں۔ آئیے آئیے بڑی مدت کے درشن ہوئے آپ تو عید کے چاند ہو گئے وہیرہ کے پھلکے ہو گئے کہاں کہاں رہے کہو تو سہی اس غیر حاضری کا کیا سبب۔ اجی حضرت کچھ نہ پوچھئے حضور انجناب کے سر کی قسم جب سے بیٹھے وحشت سوار ہوئی تو ۱۹ مارچ سنہ الیہ کو بوڑی بندر سے چل نکلے مظفر سہارنپور ہوتے ہوئے ریاست پٹیالہ جا نکلے۔ این خیر باشد آجکل آپکا پٹیالہ میں کیسے گذر ہو گیا وہاں تو مسٹر طاعون خان جا رہے ہیں۔ اجی حضرت طاعون خان آگے آگے اور میاں آفت اون کے پیچھے پیچھے۔ اسوقت تک تو کہیں مقابلہ ہوا نہیں آئندہ کی خبر نہیں۔ اچھا یہ تو کہو کہ طاعون خان نے کوئی مسئلی چڑیا بھی اڑسنگے میں پھنسائی کہ نہیں۔ یار پنچ کیا بتائیں اسوقت تو بیچاری ہی کا ستیاناس کر رہا ہے کوئی اپیل کار یا کبھی آئیں طاعون کی ہیبت نہیں چڑھا اور رنہ

کوئی رنڈی اوس کے اثر گرمیں آئی پتہ نہیں کہ میاں طاعون خان غریب رعایا کے کیوں پیچھے پڑے ہوئے ہیں پٹیالہ میں کوئی دن خالی نہیں جاتا جو دس بیس پچاس آدمیوں کا ناشتہ نہ کرتے ہوں بلوہ کا مقدمہ ابھی طے نہیں ہوا ایک مجسٹریٹ گورنمنٹ سے آیا ہوا ہے جو ملزموں کے اظہار وغیرہ لکھتا ہے اس بارہ میں ابھی اور کچھ زیادہ نہیں لکھ سکتے۔ پٹیالہ کی حالت اسوقت بہت ہی نازک ہے ہر گلی کوچہ میں خاک اُڑ رہی ہے بازار بند ہیں ہر مکان کے دروازہ پر اداسی برس رہی ہے در و دیوار سے طاعون ہی طاعون ٹپکتا ہے دفتر وغیرہ سب بند ہیں پولس کا دفتر کھلا رہتا ہے طاعون خان کا تمام شہر میں گذر ہے پٹیالہ کے باشندگان کو چاہئے کہ صبح و شام حضور انجناب کے اس شعر کو پڑھا کریں۔ شعر

بچا یارب خلائق کو اس بلا سے کہ
مصیبت دبا ہے دورۂ طاعون خانی سے

جو صاحب اس شعر پر پورا پورا عمل کریں گے وہ خدا چاہے کبھی بھی اس مرض میں مبتلا نہ ہونگے سردار پریم سنگھ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس بہت ہی لائق آدمی ہیں ان کی تعریف بیان کرنے کو اگر ایک گھنٹہ کے لئے سید کا دماغ ملجائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ سردار صاحب کو ایک کانسٹیبل کی ضرورت ہے جو کان ... صاف کرتا رہے مسٹر جی ایل واربرٹن صاحب انسپکٹر جنرل پولس نے اپنے محکمہ میں چند لڑکے نامعقول بھرتی کئے ہیں جن میں ایک خبر ذاکر حسین صاحب سپرنٹنڈنٹ پولس ہیں اگر صاحب بہادر ان کو قواعد کے ساتھ تہذیب بھی سکھا دیں تو بہت اچھا ہے ہم صاحب بہادر کے بہت ہی مشکور ہونگے۔ ناظرین پٹیالہ کے حالات سُننے کا شوق رکھنے کے لئے ابھی کچھ دیر انتظار کریں۔

نظم

غم فرقت میں مر مر کے جو آفت نے کیا حاصل
جو گزرے چین سے آرام سے وہ زندگانی تھی

شیخ زین الدین آفت مقیم ریاست پٹیالہ

ایک نظر ادھر بھی

جناب پنچ بہادر صاحب زاد اللہ شوکتہ۔ تسلیم میں عرصہ دو سال سے آپ کے پرچہ کا خریدار ہوں۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ اسلامی حمیت کا مادہ جیسا آپ میں پایا جاتا ہے کسی اخبار میں ایسا نہیں پایا جاتا۔ ہندوستان سے تین پرچے اودھر پاس آتے ہیں اون کے مضامین سے سخت الجھن ہوتی ہے جن کو دیکھ دنیا کور رہا ہے۔ عاقبت بینی کی بو بھی نہیں آپنے جو ایک عرصہ سے چندہ حجاز ریلوے کا قائم کیا ہے اوس کو دیکھ کے بہت طبیعت خوش ہوئی مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی افسوس ہوا کہ آپ کے اخبار کو بالعموم اہل اسلام وقعت اور اعتبار کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آپ کی تحریر نصیحت کو قابل عمل تصور کرتے ہیں مگر افسوس کہ اپنی قدردانی کا عملی ثبوت نہ دے سکے۔ اس بارے میں آپنے ایسے ایسے پرزور آرٹیکل لکھے کہ جن کو سُننے سے پتھر کے کلیجے بھی پانی ہو جاتے مگر خوابیدہ مسلمانوں پر افسوس ہے کہ وہ چونکے تک بھی نہیں اس وقت مجھے ٹھیک یاد نہیں کہ آپنے اس کار خیر کے لئے کمر ہمت باندھی ہے مگر اغلب خیال ہے کہ غالباً ڈیڑھ دو سال کے قریب ہو گیا یا ہونے کو ہے آپنے بہت کچھ بابت ... کی جیسے

کہین اتنی رقم دیکھنے مین آئی ہے جس مین سے
دو ہزار تو آپنے بلیغ ہی دیے - اور رسید بھی
شائع کردی - غالباً عربی اخبارات مین بھی آپ
کے نام سے رسید شائع ہوئی ہوگی - آپکا مانہ
پرچہ جسکو ملا ہے اسمین میزانکل کی رقم ایک ہزار
نو سو پچاس روپیہ ساڑھے تیرہ آنہ - درج
ہے - جسکو اپنے ایک دوست کی زبانی (جو لندن
مین آپ سے مل کر آیا ہے) یہ بھی معلوم ہوا کہ
آپ مسلمانون کی بے پروائی سے شکستہ دل
ہوگئے ہین اور آپکا یہ ارادہ ہے کہ تین ہزار کی
رقم اور ہو جائے تو اسکو بھیجکر اس جھگڑے
سے ہاتھ اوٹھالین - آپ کو یاد ہوگا کہ آپنے کسی
پرچہ مین یہ لکھا تھا کہ ہم اپنی معرفت کم از کم دس
ہزار روپے حجاز ریلوے کے لئے بھیجینگے - آپ
تو پانچ ہزار پر ہی جگاگراے دیتے ہین - اب
آپکی وہ ہمت اور اولوالعزمی کہان گئی - یہ
مانا کہ مسلمان بے پروائی کرتے ہین مگر پھر بھی
ایسے بے پرواہ نہین کہ جیسا آپنے سمجھ لیا ہے
ہر زمانہ پر ہے کہ کار خیر کا مادہ ہر شخص مین جبین
ہوتا ہے پھر ہر شہر مین ایک آدھ الحمد اللہ کا
پیارا نکل آتا ہے کہ وہ اپنی گاڑھی کمائی کو
اپنے مولا کی نذر کردیتا ہے مین ایک عرصہ سے
دیکھ رہا ہون کہ حاجی تاج علی صاحب کلکتہ
والے (خدا اون کی کمائی مین اون کی آرزو
سے زیادہ برکت دے) عرصہ دراز سے دل کھولکر
مہینا اس کار خیر مین دے رہے ہین - عجب نہین
جو اور بھی ذی مقدور ایسے ہی باہمت اس
طرف متوجہ ہو جائین - یکمشت دو چار ہزار
نہ دین بطور قسط ماہواری کے بھیجدین - جس
کا مجموعہ معقول رقم ہو جائیگا - مین چاہتا
ہون جہان [illegible] پر انگریزی تاج

دو لیبی) کی چھاونی ہے غالباً آپ کے چار
پانچ پرچے اوس چھاونی مین بھی آتے ہین
آپ ہی کے مضامین پڑہ پڑہ کے بعض بہادر
سپاہیون کو جوش پیدا ہوگیا اور اون کی
تحریک سے صوبیدار میجر اور دیگر اعلیٰ افسران
بھی گرما گئے - اور جھٹ پٹ چندہ کی مد کھول
دی - سنا گیا ہے کہ تین چار روز مین ڈیڑھ سو
کے قریب چندہ ہوگیا تھا جس مین سائیس تک
بھی شریک تھے - بعد مین معلوم نہین کیا ہوا غالباً
آپ کو وہ چندہ بھی پہونچ گیا ہوگا - اون کی
خبر سنکر اس قصبہ کے مسلمانون کو بھی جوش
آگیا ہے - دو سو کے قریب تو رقم وصول ہو چکی
ہے اور تین سو بائیس کی رقمین فہرست مین
چڑھی ہوئی ہین جو عنقریب وصول ہو جائینگی
مگر وہ ابھی آپکو نہین بھیجی جائینگی یہان
کے مسلمانون کا ارادہ یہ ہے کہ اگر ایک ہزار سے
زیادہ چندہ ہو جائے تو براہ راست قسطنطنیہ
بھیجدیا جائے ورنہ اگر کم رہے تو پنچ بہادر کی
معرفت بھیجا جائے - لہذا آپ کو اس کا انتظار
ضرور کرنا چاہیے اس عرصہ مین غالباً آپ
کے ہندوستان والے بھی اور رقمین بھیجدینگے
- جب معقول ہو جائے تو یکمشت بھیجئے
ٹکڑے ٹکڑے کرنا ٹھیک نہین - میرے نزدیک
ابھی کمپ پانچ ہزار کی بھیجئے کیونکہ آپ پنچ ہین
اور پنچ بھی کیسے بہادر - اس لئے پانچ
ہزار ضرور چاہئین -

منشی امید علی - از ملک ٹرانسوال - جنوبی افریقہ

چوری اور سینہ زوری

مولانا پنچ بہادر مجھ کو تسلیم کرنے کی فرصت
نہ مزاج پرسی کی عادت ہو اس لئے القط
فہمار مطلب سمجھ - اور کام کی باتین سنو
مگر ہمیں تم تو آجکل جنگ ٹرانسوال کی تدابیر مین
ایسے غرق رہتے ہو کہ دین کی خبر رکھتے ہو نہ دنیا
کی بالکل [illegible] الجنگ ہوگئے - کاغذی گھوڑے
پر سوار شمشیر قلم ہاتھ مین لے کبھی جنرل ڈیوٹ
کی فوج کو مارو تو کبھی جنرل ڈیلبری کی سپاہ
کو تہ تیغ کیا واہ آپکی شمشیر قلم کیا ہے طاعون
ہے جدہر کو رخ کیا ہزار دو ہزار کو عدم آباد کو بارسل
کردیا اور اپنے گھر کی خبر ندارم والا مثل اجی حضرت
وہ کیا وہ یہ ہے کہ جس ملک مین ہم اور تم دونو
حضرات تشریف شریف رکھتے ہین جسکا نام ہندوستان
ہے جن کے ہر در و دیوار سے ہن برستا تھا
ہر گلی کوچہ رشک جنان تھا جبھی تو ہندوستان
جنت نشان کہلاتا تھا یہان کا فقیر امیر گدا شاہ
تھا ہر فرد بشر عیش و آرام سے زندگی بسر کرتا تھا
بلکہ یون سمجھئے کہ کسیکو غم و اندوہ [illegible] تھا سب

اتنا وہ عشق ہے نہ وہ اوسکا جمال ہے
سچ ہے کہ ہر کمال کو آخر زوال ہے

اب وہی ہندوستان ہے کہ جس کے ہر در و دیوار
سے نحوست برستی ہے حسرت ٹپکتی ہے یہان
کے رہنے والے حقارت کی نظر سے دیکھے جاتے
ہین امیر فقیر شاہ گدا ہے حتی کہ اب ہندوستان
فدکنٹ لینڈ کے لقب سے پکارا جاتا ہے
کونسی بلا ہے جو اس ملک پر نازل نہین ہوتی
اور کون ہے جو اپنا ہاتھ صاف نہین کرتا مرزا
طاعون بیگ نے لوٹا قحط الدولہ نے نیم بسمل
کیا انکمٹیکس جان نے مار ڈالا - ہائے ان کو چہ
انکمٹیکس کا سکہ بین ابو ظہرہ کی فرمائش ہے جب
ہی چار ہزار سالانہ کی فرمائش کردی عام حد
پیدا کرنے کی لیاقت ہو یا نہ ہو اون کی

ہوا کہیں نہ کہیں سے ادا کریگا - یوں تو آجکل جدہر نظر اوٹہا کے دیکھئے آفت ہی آفت دکہائی دیتی ہے لیکن یہان کے باشندون کو آئے دن ایک نہ ایک نئی مصیبت کا سامنا رہتا ہے - چنانچہ آجکل یہان کی رعایا چورون کے دست ظلم سے سخت پریشان ہے رات کو ان موذیون کے خوف سے کسیکو نیند نہیں آتی خدا خدا کرکے رات کاٹتے ہین ان کمبختون نے سرحدی بدمعاشون کا شیوا اختیار کرلیا ہے جہان اندہیری رات آئی اور لٹھ لیے کے لوٹ کہسوٹ مار دھاڑ کرنی شروع کردی ما موں بہین گا کو ہین - بہوٹی خان کی آڑہت مین نقب زنی کرکے اودہر اودہر نقد جنس تلاش کرنے لگے جب سوائے ہی کہاتہ کے کچہ نہ پایا تو وہ بیچارے بیوپاری کو جو جنس فروخت کرنے آتے تہے مار لاٹہی کے چور کردیا اور غضب یہ کہ سنبلانے رو بچندا کہان سے اس کی خبر مجسٹریٹ صاحب بہادر کو مع سپل کسی یورپین صاحب بہادر کے بلی دہ دہم سے تہانہ پر پہونچگئے دریافت کیا - یہان سے جواب ملا کچہ نہیں حضور صرف دو چار چور آئے تہے حالانکہ قریب ۲۰-۲۵ کے تہے وہ بہی جا گرم ہوتی بہاگ گئے - صاحب بہادر بہلا اس کو کب یقین کرتے دہڑ سے جائے وقوع پر جاکر تحقیقات کرنا شروع کردیا محلہ والون نے سارا قصہ ٹہیک ٹہیک کہدیا - لیکن یہ افسر المجراس صاحب کی طبیعت کے خلاف ہوا کہ کچہ نہیں بہوٹی خان خود کو زد و خورد کرنہ ہے نہ روپیہ ہضم کرنے کے لئے ایسا کیا تہا اور اسنے چورون کا کوڑا سنے خان صاحب

ہی کی چال چلن نشست و برخاست کی جانچ پڑتال کرنے لگے - سچ ہے ناظرین جس کے ہاتہ مین امن و امان خلایق ہے اور جب اوس کی یہ حالت ہے تو رعایا پر جو آفت نہ آوے تہوڑی ہے - ایسے ہی سلطان پور کے دو حجام اور چار حجامن اپنے کسی برادری کے یہان بہو جن سگرٹ کہ گئے تہے واپسی مین بی بی گنج کے بیچ بیچ مین ان ظالمون نے گہیرا اور مار لاٹہی کے نہس نہس کردیا اور زیور چہین پر تسمہ چہٹے سہ

اومیان حجام تم بہتون کا مونڈا کئے
میرے کوچہ مین تمہاری ہی حجامت ہوگئی

پہ جادہ جادہ (اس مین کئی ایک زخمی ہوئے جو اسپتال مین بہیجدیئے گئے ہین) اچہا بدمعاشو گہبراؤ نہیں تمہاری سرکوبی کے لئے مرزا عنایت کریم صاحب سب انسپکٹر مقرر ہوگئے اب تم لوگون کی ساری شرارت تمہاری دم کے راستے نکالینگے تم لوگون نے بہت اودہم مچایا ہے کمبختو چوری نہیں سینہ زوری کرتے ہو - مرزا صاحب کی ثنا و صفت تو بہت کچہ سُنا ہے اور یہ بہی سُنا گیا ہے کہ آپ بالکل ملنسار آدمی اور متشرع ہین حرام حلال کی بہت کچہ تمیز رکہتے ہین اور پولس علیہ انسپکٹر دنی الجبرا صاحب کے مزاج سے خوب واقف ہین اور چور علیہ الجبل کے تو پیر مرشد ہین اور خدا کرے ایسے ہی ہون - مگر مرزا صاحب کو چاہیئے کہ قبل اس کے جنگلہ کے بدمعاشون اور چنڈو خانہ کے ٹہگون اور مہذب چورون کی خبر لین یہیں امن ہی امن ہے کیونکہ ان مین بدمعاشون کے یہ سب کرتے ہین یہی موذی ہین جو ٹٹی کی آڑ مین شکار کہیلنے اور کہلانے

ہین -

ف

اب کہان تک سُناؤن قصہ غم
میری آنکہون مین نیند بہر آئی

لطف

مجذوب کی بڑ از دانا پور

داؤد نگر مین گاؤکشی پر چلیون

مسٹر پنچ بہادر - آپ نے سُنا تمام دنیا مین تو سناٹا ہے مگر اس سال ہمارے ضلع گیا مین موضع جو نوری علاقہ تہانہ داؤد نگر کے ہندوؤن نے بڑا انتشار پیدا کردیا تہا - حضور پرنور مسٹر اولڈہم صاحب بہادر مجسٹریٹ نے آخر سب کے چہکے ہی چہوڑا دیئے اور ہندو مسلمان دونون کی کمر ٹوٹی اور ڈنڈے سے کسکر اسپشل کانسٹبل بنا دیا بقرعید کے ایک دن پہلے گیا سے مسٹر انٹنت مسٹر انسپکٹر پولیس آئے ملٹری پولیس جوانون کے ساتہ بارہ کہار کی پالکی پر ہون ہان کرتے آدہمکے اور تمام گاؤن گہبرا گیا - کہان کا بلوہ اور کس کی فوجداری - ہندو تو سُنکر سناٹا مین ہوئے اور مسلمان خدا خدا کرنے لگے - ہاری مسٹر مشر تجربہ کار انسپکٹر نے مسلمانون کو حکم دیا کہ اپنے مذہبی فرائض ادا کرین - چنانچہ بقرعید کے دوسرے دن بخیر و عافیت مشر جی نے قربانی کرادی اور دو روز اور قیام فرما کر گیا تشریف لیگئے - ملٹری گارد پانچ دن تک ہین مقیم رہی اوس کے بعد ادہم کو بہی کوچ کر گیا مارچ کی گشمہدی داؤد نگر مین بہی غلط خبرین اوڑی تہین مگر بہادر منصب انسپکٹر سید آیت حسین صاحب کی کارروائی سے کوئی جون نہ کرسکا - اور بقرعید خیر سے کٹ گئی - (راقم ہیرو گنج گیا ہا - از داؤد نگر -

بہت خوب

اب یورپ میں بھی وحشت زدہ یا تورون کی
آنکھوں سے گرگئی۔ سمر بدون نے اس کو منہ لگانا
چھوڑا تو کوئی تعجب نہیں۔ حیرت یہ ہے کہ اس کی
جنس کی لیڈیاں جن کی یہ منہ بولی بہن تھی۔
اسکا منہ دیکھنا نہیں چاہتیں۔ سنتے ہیں سینٹ پیٹرسبرگ
(دار السلطنت روس) میں لیڈیوں نے ایک
انجمن قائم کی ہے۔ جس میں یہ معاہدہ ہے کہ
کوئی لیڈی تمباکو نوش مرد سے شادی نہ کرے۔
بہت مناسب۔ اگر شادی کے بعد لگ اوڑنا
شروع ہو تب ؟۔

روس کیا ہوس کی بھی وہی مثل ہے کہ گھر
میں نہیں دانے بڑھیا چلی بھنانے۔ خود قرضہ کی
ہانڈی چڑھائے ہوا ہے۔ اور دوسروں کو قرضہ دینے
کے لئے تیار۔ خبط یہ سوار ہے کہ اقتدار بڑھے۔
ملک ہاتھ آئے۔ ابھی ابھی جاپان کو ایک کروڑ
قرض دیکر تبریز سے طہران تک سڑک
بنانے کا حق حاصل کر لیا ہے۔ اوسکا مطلب
یہ کہ شمالی ایران کو تمام و کمال اپنے زیر سایہ
لے لیا اور خود جینی تاوان جنگ کی ضمانت
میں ۷ کروڑ بانوے لاکھ پچیس ہزار پونڈ
دیتے ہوئے شرمانا پڑتا ہے۔ اس قرض کے لئے
سینٹ پیٹرسبرگ برلن وغیرہ میں اشتہار دیا
گیا ہے۔ کوئی اس سے پوچھے کہ جب اپنے
خزانہ کا یہ حال ہے تو پھر آگے پاؤں پھیلانے کی
کیا ضرورت ہے۔

الف سرچ

خضاب لاجواب دلپسند خاص و عام

الشاقین صاحبان ۔ کیا ہی ایک در تحفہ
آپکے پیش نظر کرنے میں آیا ہے جو کئی سال کے
تجربہ اور نوحت نفس اپنے سے مرکب کیا گیا ہے
لکے ایکبار نمونہ استعمال سے آپ صاحبان ترکیب
کنندگان کی داد دینگے ہیں ہرگز توقف نفرما ئینگے
وہ تحفہ کیا ہے (خضاب لاجواب) مانند روغن
کے بالوں میں لگا دیجئے۔ پانچ منٹ میں بال قدرتی
سیاہی پر دیکھ لیجئے۔ طرفہ تر یہ کہ پندرہ یوم
تک پھر آئینہ دیکھنے کی حاجت نہیں رہتی بال
نرم اور چمکدار رہتے ہیں۔ اس کی قیمت بالکل
قلیل رکھی گئی ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھا
سکے۔ قیمت فی بکس کے خریدار کو ایک روپیہ علاوہ
محصول ذمہ خریدار پانچ بکس کے خریدار کو ایک
بکس مفت دیا جائیگا۔ بعد درخواست کی تعمیل
بذریعہ ویلیو پے ایبل ہوگی۔ ہمارے پاس صدہا سرٹیفکٹ
اس خضاب لاجواب کے موجود ہیں لیکن بوجہ عدم
گنجائش چند صاحبوں کے صرف نام نامی ذیل میں
درج کرتے ہیں آپ بغرض اطمینان کے یہ صاحبان
ذیل سے تصدیق کر سکتے ہیں۔

(۱) آغا حسن علی صاحب ۔ بالیگنج ۔ کلکتہ۔
(۲) احمد شاہ صاحب
(۳) بابو امیر علی صاحب پرانا قلعہ راولپنڈی۔
(۴) محمد حسین صاحب کورٹ ماسٹر رسالہ جبل آباد
(۵) حکیم اسلم علی صاحب کرایا بازار کلکتہ۔

المشتہر

حضرت مولانا عاشق محمد لاثانی سید شاہ پیدائی
گرول محلہ پوسٹ آفس اٹھ دی۔ بمبئی ✲✲✲
ضمنہ اس فہ دو روپیہ مندرجہ ذیل پتہ پر بھی مل
سکتا ہے منشی عبد الرحمن زواد قریب دفتر پنچ بہادر بمبئی

اسلامی دنیا

حضور صدر اعظم نے اس مضمون کا ایک
اعلان شائع کیا ہے کہ دولت علیہ کی خیر خواہی
تمام رعایائے عثمانی کا اصل فرض ہے۔ جو
شخص اس فرض سے کوتاہی کرتا ہوا معلوم ہوگا
خواہ اعلی طبقہ سے ہو یا ادنی فریق سے اسکو
پوری سزا دیجائیگی۔

افواج سلطانیہ کے ۲۵۲۷ افسروں نے
اپنی ایک ماہ کی تنخواہ حجاز ریلوے فنڈ میں
دیدی ہے۔ جس کے صلہ میں انہیں تمغے عطا
کئے گئے ہیں۔

ترکی خزانہ کے حکم پر خزانہ بنک نے اوائل
فروری میں ۳ لاکھ ۴۴ ہزار پونڈ روسی ہیجر کو تاوان
جنگ کی قسط کی بابت ادا کر دئے ہیں اب ہی
ایک لاکھ ۲۳ ہزار پونڈ قومی قرضہ کی مجلس نے
قونیہ لائن کو سالانہ منافع کی ذمہ داری میں
سنہ ۱۹۰۱ء کی بابت دیدئے ہیں۔

گورنمنٹ نے علاقہ مذکور میں آثار قدیمہ
کی تلاش کی غرض سے ایک کمیٹی قائم کی ہے
برآمد شدہ آثار قدیمہ سب کے سب عجائب گاہ
سلطانی میں ارسال ہونگے۔

حال میں جو تازہ چندہ ممالک مختلفہ سے
صدر کمیٹی حجاز ریلوے کو وصول ہوا ہے اوس
کی تعداد ۱۲۰۴۹۳۴۴۴ قرش ہے۔

حرمین شریفین میں حجاج کی سہولت
کے لئے عارضی ڈاکخانے قائم کئے گئے ہیں اور
حجاز ریلوے کے سٹیشنوں پر جدید ڈاکخانے
بنائے گئے ہیں۔

دار السعادۃ کے مقام شیشلی میں جرابیں
اور دستانے بننے کا کارخانہ قائم ہوا ہے۔

جاسوسون کی رپورٹین

۱۰ اوربن بلٹن بنگالہ کے کپتان آرکلز پنکوریٹ ۱۶ اپریل کو بھیجینگا مقلف شہر یا لزام پر ہند کی مشہور تجارتی کمپنی رالی برادرس کا ۵ ہزار تا لاک سٹیفن رالی سونٹ کارز مین مر گیا۔

ضلع جہلم مین نہر جلالپور کی تکمیل کرنے کی بابت گورنمنٹ آف انڈیا سے قطعی منظوری چاہی گئی ہے۔

کوکسل آئین مدراس مین وہان کی یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر نائر صاحب ممبر منتخب کئے گئے۔

ترکی مین شاہی زمنجانہ کے کپتان اے بے آرگرین چوگان کھیلتے ہوئے گر پڑے اور مر گئے۔

فیروزدون سے کوہ منصوری تک ایک فرانخ ریلوے جاری ہوگی جو برقی طاقت سے چلائی جائیگی۔

الہ آباد نے انداد طاعون کا انتظام خود سوچ سمجھ کر تجویز کیا۔ لاٹصاحب نے خوشی ظاہر فرمائی۔

۵ اوربن بنگال لانسرز کے رسالدار میجر جنسر امین خان بہادر بہی جلسہ تاجپوشی پر ولایت جائینگے

ہزاری باغ کے نواح کو درہ مین ایک آدمخور شیر ۳۴ آدمی ہلاک کر چکا۔ اوس کے مارنے کا اعلان ہوا ہے۔

میڈیکل کالج لاہور کے ساتھ ایک بورڈنگ ہوس عنقریب بنایا جائیگا جس مین ۰۰ ۵ طلبہ کی گنجائش ہوگی۔

پچھلے ہفتے ہند مین طاعون سے کل ۳۳۲۴ موتین ہوئین۔ پنجاب مین ۲ ہزار ۸ ۲ مرتین ہوئین۔

ہندوستان مین کل بوڑہ قیدیون کی تعداد آٹھ ہزار ۲۰۰ ہے یہ سب قیدی متفرق ۴ مقامات پر منقسم ہین۔

حضور والیسرائے نے قلعہ گولکنڈہ دیکھا مدار المہام اور نواب عماد جنگ سے پرائیویٹ ملاقاتین فرمائین۔

حضور والیسرائے نے حضور نظام کے بیش بہا جواہر خانہ کی سیر کی گھوڑے۔ باغ طرح طرح کے دیکھے اور خوش ہوئے۔

حضور والیسرائے نے ریاست مذکور کے جنگلات مین آج تک (۱۰ مارچ تک) چار شیر شکار کئے۔ (نامہ نگار)

خضر پور گھاٹ کے متصل کلکتہ مین ایک گنی جان کمپنی مین سخت آتشزدگی سے ۵۰ ہزار کا نقصان ہوا۔

دربار دہلی کے موقعہ پر ۳ ہزار فوج تراے کے لئے جمع ہوگی۔ اس مین نصف پولیس نصف گورہ فوج ہوگی۔

مقدمہ قلب راولپنڈی مین مسمی آزاد کو ۲ ماہ قید سخت کا سزایاب ہوا۔ چیفکورٹ مین صاف بری ہو گیا۔

بنگال ناگپور کے سٹیشن گھوما ریر ڈاک اور مال گاڑیون مین ٹکر ہوئی۔ کسی مسافرون کو چوٹین آئین۔ نقصان بہت ہوا۔

رنگون کی خبر ہے کہ مسٹر ساونڈا۔ بودہمت کا مسلمہ عالمگیر لاٹ پادری مر گیا۔ قلیل بیمار رہا۔

مسٹر فکر ۲۹ - اپریل کو چیف کمشنری آسام کا چارج مسٹر کاٹن سے لینگے ۲۸ کو الوداعی دعوت ہوگی یہ دعوت بصدارت مہاراجہ دربھنگہ دیجائیگی۔ ایک کمیٹی کاسکٹ مین ایڈریس پیش کرینگے۔

حضور لارڈ ہارڈنگ گورنر مدراس جنگلات

میسور مین شکار کھیلکر ۲۰ کو اوٹکمنڈ مین پہونچ گئے۔

ہندی یونیورسٹیون کی کمیشن ۱۲ اپریل رمضان کو لاہور مین وارد ہوگی۔ ۲۰ تاریخ کو پشاور سے شملہ روانہ ہوگی۔

آیم سیفیر بنک نے ایک نہایت عمدہ ریشمی کپڑا ایجاد کیا ہے جسے رائفل کی گولی توڑ نہین سکتی یہی آزمایش سے معلوم ہوا کہ اسے صرف آسٹریا کی بلٹ نے ۵۰ وزن کی گولی جس کی ترکیب بہ اسپیات لگا ہوا ہے گزر سکتی ہے۔

پریسیڈنٹ روزویلٹ نے اپنے شکار کی سپیشل کی کتاب خاص طور سے تیار کرائی ہے اس کی چھپائی اور جلد بندی مین ۲ ہزار ڈالر صرف ہوئے اور شہزادہ ہنری کی معرفت شہنشاہ جرمن کو بھیجی ہے۔

جاپان کا اسپات کارخانہ جو مقام واکا متصو مین واقع ہے جو حال مین افتتاح ہوا تھا" اوس مین ۲۰ ملین سگرین صرف ہو چکے ہین ابتدا مین صرف ۱۲ ملین کا تخمینہ تھا مگر اس ۲۰ ملین کے صرف کے بعد اب بہی اور مصارف کی ضرورت ہے۔

ٹوکیو کا نامہ نگار تاریخ جنیا ہیرلڈ ۱۲ فروری کو تحریر کیا ہے کہ ان چینی طلبا کی تعداد کر روز بروز ترقی ہو رہی ہے جو جاپان کو بغرض تعلیم آتے ہین۔ اسوقت ۴۰۰ طالب علم یہان آ چکے ہین جن مین ۳۰۰ سرکاری طور سے بھیجے گئے ہین۔

مسٹر چارلس ریواز نے خاص خراج بر محصول لگایا ہے جو پنجاب مین کشمیر سے لائی جاتی ہے یہ بحساب فی گیلن لینے ۲ بوتل یا پانچ روپیہ ہوگا یہ اس شراب پر لگایا جائیگا جو لندن پروف کے مطابق ہے۔ اور محصول اسی حساب سے بڑہایا یا بڑہایا جائیگا جس حساب سے اسکی تیزی مین کمی

ٹرنسوال گورنمنٹوں اور ہائیکورٹوں کے پاس جو جدید ضابطہ دیوانی کا مسودہ استصواب اور نظرثانی کے لیے بھیجا گیا ہے۔ یقیناً اواخر جولائی تک بعد ملاحظہ اور نظرثانی گورنمنٹ آف انڈیا کے پاس واپس پہنچ جاویگا۔

معرکۂ ٹرانسوال کا مرکز اب غربی سرحد قرار پائی ہے اور جنرل ڈیلاری میں خیمہ زن ہے۔

گورنر تبریز نے امیر نظام میر عسکر کو اس علت میں ذلیل کیا کہ بعض ایرانی سپاہیوں نے انگریزی ریزیڈنٹ کے پاس تنخواہ نہ ملنے کی شکایت کی تھی۔

سب سے بڑا مسافرخانہ دنیا بھر میں مکۂ معظمہ دارالخلافہ ملک عرب میں ہے اس میں ۶ ہزار آدمیوں کے ٹھہر سکنے کا سامان ہے۔ اس کو سلطان المعظم نے زائرین کے آرام کے لئے تعمیر کرایا ہے۔

الڈرشاٹ میں بھی ... ۲ فوج آراستہ ہے وہ بھی ۱۵ اپریل کو جنوبی افریقہ کو جاویگی

روس نے منچوریا کی کوشش میں چوٹ کھائی خبر ہے کہ لبوطی اس کے تبت کی طرف متوجہ ہونے لگا۔

فرنچ مجلس چیمبر میں جدید انتخاب کے لئے ہندی فلو سے ایک حریف پیدا ہوا ایم ٹریولیس گانٹ نام۔

جو بوئر افسر یہاں پکڑے گئے انمیں سے ایک نے کہا کہ بوئروں کا بچہ بچہ کٹ جاویگا۔

بمبئی:- مسمی نعیم خان مستری کو عدالت مجسٹریٹ مسٹر فیبرز ہوشنگ دستور سے ۵۰ روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ مجرم نے ایک مزدور کو اس زور سے گھونسہ مارا تھا جس کے صدمہ سے وہ جانبر نہ ہوسکا۔ طبی معائنہ سے معلوم ہوا کہ متوفی مزدور کی تلی بڑھ گئی تھی رقم جرمانہ عدالت نے متوفی کے وارثوں کو دیدیے۔

تیراہی سرحد کا مفسد قاتل احمد خان اب تک پکڑا نہیں گیا۔ لیکن تلاش بدستور جاری ہے۔

تیراہیوں کی ایک جماعت نے حال میں ایک دستہ فوج پر بندوقیں چلائیں ایک سپاہی قتل اور ایک زخمی ہوا۔ دستہ فوج نے جماعت تیراہ پر اس زور سے حملہ کیا کہ تمام دستہ سے ایک بھی پٹھان باقی نہ رہا۔

دیناجپور میں سب انسپکٹر پولیس مسمی بین بہاری مقدمہ زنا بالجبر میں ماخوذ تھا سیشن جج نے بری کر دیا۔

آگرہ میں ایک اہلکار پولیس نے دو زنانہ مسافروں کو ریل میں لاکر ان سے بدفعلی کی خبر ہونے پر معطل کیا گیا

ریاست ڈمراؤں کی مہارانی صاحبہ لاولد ہیں کوشش ہے کہ کسی کو متبنی کر کے راج کو بچالیں۔

آرہ میں دو پلیڈر قید کئے گئے۔ تا فیصلہ اپیل ضمانت پر چھوٹے سیشن مظفرپور میں اپیل سماعت ہوگا۔

کلکتہ میں ایک زمیندار کو ایک اسامی کی ۱۰ سالہ جورو بھگا لینے کے جرم میں ۲ سال قید سخت ہوئی۔

گجرات کے خزانہ سرکاری میں پچاس ہزار کی کمی پائی گئی۔ امر قصور کی تفتیش ہے۔ تحقیقات ہو رہی ہے۔

آگرہ کے علاقہ تاجگنج میں بسمی کوتوال صاحب ایک گروہ نامی چوروں کا گرفتار کیا گیا ہے۔

پٹنہ میں گرمی بڑھتی جاتی ہے۔ موسم بہار کو مچھاڑ ہوکر خوب گرد اڑتی ہے اب وبا اسوقت تک اعتدال پر ہے۔ باڑھ اور اطراف باڑھ سے طاعون کے زیادتی کی شکایتیں آرہی ہیں۔

دربھنگہ میں عام گرانی کی شکایت ہے فصل کا رنگ اچھا نظر نہیں آیا۔

مطبع حمیدیہ واقع بمبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کی اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا